اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہ

مصباح

زنانہ اخبار
مہینے میں دو بار

نمبر ۵ جلد ۱۱

چندہ سالانہ دو روپیہ ۸ آنہ

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر۔ قاضی محمد ظہور الدین اکمل

یکم مارچ ۱۹۳۷ء | ۱۷۔ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ ہجری

فہرست مضامین

نظم .... صہ ۲
انسانی زندگی کا مقصد کیا ہے؟ .. ۳-۴
درس القرآن ۴-۵
سوانح حیات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ۶-۸
فرائض نماز ۸-۱۰
حضرت مسیح موعود ؑ کی کتب مبارک .. ۱۱-۱۳
آہ! رشیدہ آپا ۱۳-۱۴
خوانِ نعمت .... صہ ۱۵
شذرات } ۱۸
اشتہار و پھول } ۲۰

محترمہ سکینہ اختر صاحبہ قادیان
مرتبہ لجنہ اماء اللہ قادیان
مولوی محمد ابراہیم صاحب ننکانہ صاحب
محترمہ قانتہ صاحبہ پشاور چھاؤنی۔
محترمہ رشیدہ ناصرہ صاحبہ قادیان۔
سید صوفی محمد ابراہیم صاحب لدھیانہ
الیف رحیم (شیخ) لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک احمدی بچی کی عیدی

یہ چرچا ہے ہر جا کہ عید آ رہی ہے
مبارک گھڑی وہ سعید آرہی ہے

اچھلتے مسرت سے گاتے ہیں بچے
خوشی سے نہ پھولے سماتے ہیں بچے

کوئی لڑکی اماں سے کہتی ہے ایسا
مجھے عید پر لے دیں اک اچھی گڑیا

کوئی کہتی ہے ۔ لونگی مخمل کا کرتہ
میں لگواؤں گی اس پہ پیمک و سلما

کوئی ریشمی مانگتی ہے دوپٹہ
کسی کو ہے گرگابی کالی کا سودا

کسی کا ہے اصرار پاجامہ میرا
میری اچھی اُمّی جی ہو گلبدن کا

مزا عید کا کچھ بھی ملنا نہیں ہے
جو کمخواب کا سوٹ میرا نہیں ہے

غرض سب کی مرغوب چیزیں جدا
جدا سب کی مطلوب و محبوب چیزیں

اگرچہ برس تین کی ہوں میں لڑکی
نہیں میرا ارمان سے قلب خالی

مجھے بھی خدایا مرے ذو العطایا
ہے خواہش ملیں عید پر کچھ ہدایا

ہیں دیدے تدیدے تری دید ہووے
تیری ننھی باندی کی تب عید ہووے

میں لے کر ترے نام کو جھومتی ہوں
میں لکھکر ترے نام کو چومتی ہوں

مجھے جامہ تقویٰ کا پہناؤ ربی
عنایت یہ بیکس پہ فرماؤ ربی

کریں مرحمت اوڑھنی اتقاء کی
عبا و قبا بخش شرم و حیا کی

کرے ستر عورات دے ایسا سترہ
کرے تیری ستار ستاری پردہ

میرے سر پہ ہو تاج علم و ہدیٰ کا
میرے دل میں ہو شوق خیر الوریٰ کا

سبھی سر سے پا تک میرے تن کے کپڑے
انہیں صبغۃ اللہ میں رنگ دے دے

مجھے حُلّہ ایمان کا مرحمت ہو
مجھے حلیہ عرفان کا مرحمت ہو

غنی فضل سے کر دے عمّن سواکا
ابی اُمّی ۔ نفسی و روحی فداکا

جڑیں خاتم دل میں قرآن نگینہ
معارف کا کھل جائے مجھ پر خزینہ

میں پاؤں ترا مائدہ آسمانی
پھروں بانٹتی رزق یہ جاودانی

لگا کر میں آنکھوں سے قرآن چوموں
میں بھوترے کی مانند اس گل پہ گھوموں

کنیزک تری ہے محمدؐ کی اُمت
ہے احمدؑ سے بیعت خلیفہ سے طاعت

مرا نام حضرت نے رکھا صفیہ
میں ہوں غنچۂ روضۂ احمدیہ

(مرسلہ اُمِ صفیہ صفیہ نصرت قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم مارچ ۱۹۳۷ء

انسانی زندگی کا مقصد کیا ہے؟

مختلف انسانی طبائع ہیں۔ بعض کوتہ فہمی یا پست ہمتی سے مختلف مدعا اپنی زندگی کے ٹھہرا لیتے ہیں۔ اور اپنے دُنیا کے مقاصد اور آرزوؤں تک چلکر ہی ٹھہر جاتے ہیں۔ اور یہی انسانی زندگی کا مقصد سمجھ لیتے ہیں۔ حالانکہ اس خالق ارض وسماء کا مقصد دراصل اور ہے۔ جیساکہ وہ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ یعنی مَیں نے جنّوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں؛

پس اس آیت کے رُو سے اصل مقصد اور مُدعا انسانی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور اسکے لئے فنا ہو جانا ہے۔ یہ امر تو واضح ہے کہ انسان کو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے۔ کہ اپنی زندگی کا مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے۔ کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آیا اور نہ ہی جائیگا۔ بلکہ وہ ایک ایسی ہستی کا بندہ ہے جو خالق دو جہان ہے۔ اور یہ اُس کی ایک مخلوق ہے۔ اور جسنے اس کو پیدا کیا ہے۔ اسنے اس کو تمام مخلوقات سے اعلیٰ قویٰ عنایت کئے۔ اور اُسی نے اس کا نام اشرف المخلوقات رکھا ہے؛

بہر حال انسان کی زندگی کا مقصد و مدعا بلا شبہ خُدا تعالیٰ کی پرستش اور اس کی معرفت اور اس کی ذات میں فنا ہو جانا ہے۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں دوسری جگہ فرماتا ہے۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ فِطْرَۃَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا۔ یعنی وہ دین جس میں خدا تعالیٰ کی معرفت صحیح اور اس کی پرستش احسن طور پر ہے۔ وہ اسلام ہی ہے۔ اسلام ہی انسان کی فطرت میں رکھا گیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے انسان کو اسلام پر ہی پیدا کیا یعنی یہ چاہا ہے۔ کہ انسان تمام قویٰ کیساتھ اس خالق حقیقی کی اطاعت اور محبّت میں لگ جائے؛

بے شک انسان دنیا میں ہزاروں مشغلوں کو اختیار کرے۔ لیکن پھر بھی مومن بجز خُدا کے اپنی خوشحالی کسی میں نہیں پاتا۔ سو میری معزز بہنو! آؤ ہم بھی اپنی زندگی کے اصل مقصود کو پانے کیلئے سعی کریں؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتا ہے۔ وہ شخص ہی باخدا بنتا ہے جو اس کے لئے ہزاروں بلائیں اور تکلیفیں خریدے اور خدا کیطرف ایسے صدق اور اخلاص سے جھک جائے کہ خدا کے سوا اس کا کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ رہے۔ گویا سب ہی مر گئے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب تک ہم خود نہ مریں زندہ خدا نظر نہیں آ سکتا۔ پس ہم اپنی زندگی کے مقصد کو کما حقہ تب ہی پورا کر سکتی ہیں جب ہمارے وجود کے تمام پرزے اور ہمارے نفس کی تمام قوتیں اس کی اطاعت میں لگ جائیں۔ اور ہماری موت اور زندگی اس کیلئے ہو جائے۔

سو آؤ ہم بھی عہد کر لیں خواہ ہمارے اپنے گھر کے کام ہوں یا اسکے علاوہ ہوں سب اللہ تعالیٰ ہی کی خاطر کریں تاہم اس کی رضا حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی زندگی کا مقصد پورا کرنیکی کما حقہ، توفیق عطاء فرماوے۔ آمین۔ والسلام

(سکینہ اختر بنت صوبیدار مظفر خان صاحب کلاس دینیات قادیان)

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اس ہفتہ کا سب سے زیادہ دردناک واقعہ مکرم ماسٹر نواب الدین صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی کی وفات ہے۔ ماسٹر صاحب میرے ہموطن کنجاہ کے تھے۔ یہیں ہائی سکول میں تعلیم پائی۔ پھر یہیں معلم ہوئے۔ اور باہر جاکر کامیاب ہیڈ ماسٹری کی۔ دینی علوم میں خاص شغل رکھتے تھے۔ اچھے خاصے عالم تھے۔ ذہین معاملہ فہم خوش اخلاق۔ صدر انجمن احمدیہ کے کئی صیغوں کے انچارج رہے۔ دار الامان میں مکان بنایا اور اس جوانی میں سفر آخرت پیش آگیا۔ ہمیں اس صدمہ میں انکے بوڑھے والد صاحب اور برادر خورد ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے اور انکے اہل و عیال سے کامل ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل کا اجر جزیل دے۔ اللھم اغفر لہ واکرم نزلہ۔

درس القرآن

فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ

(سورہ دھر پارہ ۲۹ رکوع ۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَیں اللہ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں جو بے انتہا کرم کرنیوالا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِیْلًا

یقیناً ہم نے ہی اُتارا ہے تجھ پر یہ قرآن اچھی طرح سے عربی زبان میں۔ جب مصدر کو دُہرایا جائے تو اسکے معنے "اچھی طرح" کے ہوتے ہیں۔ جیسے ضرب۔ ضرباً۔ خوب اچھی طرح سے مارا۔ سوائے اس کے کہ کوئی محدود کرنے والا لفظ اس کے بعد میں ہو۔ جیسے ضربت۔ ضرباً خفیفاً۔ اس کو بہت تھوڑا مارا۔ تنزیلاً۔ ہم نے خوب عمدگی سے اتارا۔ ایسی طرح سے نہیں اُتارا کہ لوگوں کو اس کا پڑھنا مشکل ہو جائے۔ قرآن کریم کا نزول آہستہ آہستہ ہوا ہے۔ جب ایک کتاب ایکدم نازل ہو جائے تو اس کا سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن قرآن کریم کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اُتارا ہے۔ اسلئے اس کا سمجھنا لوگوں کے لئے مشکل نہیں ہے۔

فَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ کَفُوْرًا۔ تجھے چاہیئے کہ تو صبر کے ساتھ اپنے رب کے حکموں پر قائم ہو جائے۔ صبر۔ جزع فزع نہ کرنا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فزع۔ ایسا رونا پیٹنا جس میں نمائش ہو۔ یہ اللہ تعالےٰ پر توکل رکھنے اور اللہ پر ایمان لانے کے خلاف ہے اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اسکے معنے ہیں کہ وہ اللہ تعالےٰ پر یقین نہیں رکھتا۔ اس کو شریعت نے بے صبری قرار دیا ہے۔ دوم۔ نیکیوں پر قائم رہنا۔ ایمان لایا ہے تو اسپر قائم رہے۔ روزے رکھنے لگا ہے تو اسپر قائم رہے۔ سچ اختیار کیا ہے تو سچ ہی بولے۔ نماز پڑھتا ہے تو ہمیشہ اسپر قائم رہے۔ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کے لئے صبر چاہیئے انسان جبتک نیکی پر استقلال سے قائم نہ رہے۔ وہ فرض ادا نہیں کرسکتا۔ تو گویا صبر کے تین حصے ہوئے۔ (۱) جزع فزع نہ کرنا۔ (۲) خدا پر یقین کرنا نیکیوں پر قائم ہوجانا۔ (۳) بدیوں سے بچے رہنا۔ بدی میں کسی کافر و گنہگار کا کہا نہ ماننا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل کرنے کے لئے استقلال ضروری ہے۔ اپنے رب کے حکم پر قائم ہوجا۔ اور استقلال سے فرمانبرداری کر۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًاہ

خصوصاً صبح شام کیوقت ذکر الٰہی کیا کر۔ بُکرۃً۔ صبح اَصِیلًا۔ شام۔ اصیل۔ (۱) خاندانی (۲) اچھی قسم جسکی رائے پکی ہو۔ (۳) عصر سے شام تک کا وقت یہاں پر یہ معنے ہیں۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًاہ

وَمِنَ الَّیْلِ۔ رات کا ایک حصہ۔ سَبِّحْہُ تسبیح کرو رات کیوقت۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عشاء کے بعد باتیں مت کرو۔ بلکہ فوراً سو جاؤ اور تسبیح کرتے رہو رات کے ایک حصہ میں۔ تجھے چاہیئے کہ تو تسبیح کرے اور بڑا حصہ رات تک بھی تو تسبیح کر۔

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًاہ یہ لوگ یقیناً قریب کی چیزوں کو بہت پسند کرتے ہیں اور اپنے پیچھے بوجھل دن کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یعنی موت۔ وذر یذر۔ چھوڑ دیا۔ یذرون۔ بھلا دیتے ہیں۔ یعنی وہ دُنیا کے مزے کو اتنا پسند کرتے ہیں۔ کہ اس مزے میں اپنی موت کو بھی بُھلا بیٹھتے ہیں؛

پندرہ مارچ کا مصباح وی پی ہوگا

ناظرات مصباح کو تیسری بار اطلاع دیجاتی ہے کہ ۱۵ دسمبر سے مصباح کی نئی جلد یا یوں کہنا چاہیئے۔ کہ نیا سال شروع ہوچکا ہے۔ پورے تین ماہ انتظار کرنے کے اور کئی اعلان کرنے کے بعد اب جن مصباحی بہنوں نے چندہ نہیں بھیجا مجبوراً ان کے نام وی۔ پی کئے جائینگے جو ضرور وصول فرما لینے چاہئیں۔ اسوقت تھوڑی تکلیف اٹھا کر بھی اگر یہ رقم ادا کر دیگئی تو ہم اس قابل ہوسکینگے کہ مصباح باقاعدہ شائع ہوتا رہے۔ اسکے فنڈ کا یہ حال ہے کہ طباعت کا کئی سو روپیہ واجب الادا ہے۔ اور قدم قدم پر مشکل پیش آرہی ہے؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوانح حیات طیبات

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ صدیقہؓ کے نام نامی اور اسم گرامی سے کون مسلمان عورت ناواقف ہے؟ آپ نے مسلمانوں کو آدھے سے زیادہ حصہ شریعت کا سکھلایا ہے۔ اس لئے ہر ایک احمدی بہن کو اُن کے حالات جاننے ازبس ضروری ہیں۔ بلکہ زبانی یاد ہونے چاہئیں۔

آپؓ ہجرت سے تین سال پہلے بیاہی گئیں۔ شوال سنہ ۱ھ کو رخصتانہ ہوا۔ آپؓ رسول کریمؐ کی ازواج مطہرات میں سے تھیں۔ اٹھارہ سال کی عمر میں بیوہ ہوگئیں۔ آپؓ اسلام کی اُن برگزیدہ خواتین میں سے ہیں جن کے کانوں نے کبھی کفر و شرک کی آواز نہیں سُنی۔

حضرت عائشہؓ نے اُسی باپ کی آغوش میں تربیت پائی تھی۔ اس لئے علم الانساب کی واقفیت اور شاعری کا ذوق خاندانی ترکہ تھا حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنی اولاد کی تربیت میں نہایت سخت تھے۔ حضرت عائشہؓ اپنی شادی کے بعد بھی اپنی لغزشوں میں باپ سے ڈرا کرتی تھیں۔ اخلاق کا تزکیہ۔ ضروریات دین سے واقفیت۔ اسرار شریعت کی آگاہی۔ کلام الٰہی کی معرفت۔ احکام نبویؐ کا علم۔ اعلیٰ تعلیم ہے۔ آپؓ اس تعلیم سے کامل طور پر بہرہ اندوز تھیں۔ ان کے علاوہ تاریخ ادب۔ اور طب میں بھی آپؓ کو کافی مہارت تھی۔ تاریخ اور ادب کی تعلیم تو خود والد بزرگوار سے حاصل کی تھی۔ طب کا فن اُن وفود عرب سے سیکھا تھا جو گاہے بگاہے اطراف ملک سے بارگاہِ نبوتؐ میں آیا کرتے تھے۔ علوم دینیہ کا کوئی وقت مقرر نہ تھا۔ علم شریعت خود گھر میں موجود۔ روز و شب اُن کی لاثانی صحبت میسر تھی۔ اس لئے ہر ایک مسئلہ کو خوب اچھی طرح سیکھا اور سمجھا۔

حضرت عائشہؓ بہ اقتضائے عمر لڑکپن میں کھیل کود کی بڑی شایق تھیں۔ اور وہ اکثر محلہ کی لڑکیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ محلہ کی تمام لڑکیاں اکثر اُن کے پاس جمع رہتیں۔ لیکن اس لڑکپن اور کھیل کود میں بھی رسول کریمؐ کا ادب ہر وقت ملحوظ رہتا تھا۔

ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ گڑیاں کھیل رہی تھیں۔ کہ رسول کریمؐ پہنچ گئے۔ گڑیوں میں ایک گھوڑا بھی تھا جس کے دائیں بائیں دو پر لگے ہوئے تھے۔ آپؐ نے پوچھا۔ عائشہ یہ کیا ہے؟ جواب دیا کہ گھوڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ گھوڑوں کے تو پر نہیں ہوتے۔ انہوں نے برجستہ کہا۔ کہ کیوں حضرت سلیمانؑ کے گھوڑوں کے تو پر تھے۔ آپؐ اس بے ساختہ پن کے جواب سے مسکرا دیئے۔ اس واقعہ سے حضرت عائشہؓ کی فطری حاضر جوابی مذہبی تخیل۔ اور سرعت فہم کا پتہ لگتا ہے۔

آپؓ لڑکپن کی ایک ایک بات کو یاد رکھتی تھیں۔ کم سنی میں آنحضرت صلعم کا حضرت عائشہؓ کو اپنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زوجیت میں قبول کرنا اس بات کی صریح دلیل ہے کہ بچپن ہی سے اُن میں نشوونما۔ ذکاوت۔ جودتِ ذہن۔ اور نکتہ رسی کے آثار نمایاں تھے:۔

حضرت عائشہؓ کو عام مسلمانوں میں بڑی قبولیت حاصل تھی۔ وہ فرمان الٰہی کی رُو سے تمام مسلمانوں کی ماں تھیں۔ اس لئے حجاز۔ عراق۔ شام۔ مصر ہر جگہ ماں کی طرح مانی جاتی تھیں۔ لوگ آ آکر ان کے پاس اپنی شکائتیں بیان کرتے تھے۔ وہ اطمینان بخش جواب دیتی تھیں۔ تیمم کے احکام حضرت عائشہؓ ہی کے باعث نازل ہوئے۔ تمام مجاہدین و فرزندانِ اسلام اپنی ماں (حضرت عائشہؓ) کو دُعائیں دینے لگے۔ اسید بن حضیرؓ ایک بڑے پایہ کے صحابی تھے۔ جوشِ مسرت میں بول اُٹھے۔ اے خانوادہ صدیقؓ! اسلام میں یہ تیری پہلی برکت نہیں

بیعت حجۃ الوداع کے واقعات کے ضروری اجزا انہیں سے ہاتھ آئے۔ اہلِ ادب اس بات پر متفق ہیں۔ کہ حضرت عائشہؓ نہایت شیریں کلام اور فصیح اللسان تھیں۔ اُن کے ایک شاگرد موسیٰ بن طلحہؓ کی روایت ہے۔ کہ عائشہؓ سے زیادہ فصیح اللسان میں نے نہیں دیکھا۔

صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ کی زبانی اُمّ زرع کا جو اخلاقی قصہ مذکور ہے۔ اس کی عبارت کا ایک ایک فقرہ بلکہ ایک ایک لفظ عرب کی زبان اور اُن کی تشبیہات اور استعارات کا خالص نمونہ ہے۔ اہلِ ادب نے صرف اِس ایک صفحہ کی عبارت کی شرحیں لکھیں اور حواشی چڑھائے۔

احمدؒ بن طاہر المتوفی ۲۰۴ھ نے بلاغات النساء نام ایک کتاب لکھی جس میں مخصوص مسلمان عورتوں کی تقریریں اور خطبے قلمبند کئے ہیں۔ اس میں حضرت عائشہؓ کی تقریریں بھی ہیں۔ احنف بن قیس تابعی بصری کا بیان ہے۔ کہ حضرت عائشہؓ کے منہ سے جو بات نکلتی تھی۔ اُس میں جو خوبی اور بلندی ہوتی تھی۔ وہ کسی کے کلام میں نہیں ہوتی تھی۔ امیر معاویہؓ کا قول ہے۔ کہ مَیں نے حضرت عائشہؓ سے زیادہ فصیح و بلیغ کسی کو نہیں دیکھا۔ حضرت عائشہؓ کے ذوق شاعری اور سخن فہمی کو دیکھکر شعرا اپنا کلام اُنکو سُناتے تھے۔ اور حضرت حسان بن ثابتؓ بھی جو شاعری کے مسلّم الثبوت اُستاد تھے۔ آپؓ کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنے اشعار سُناتے تھے۔ صحابہ کرامؓ آنحضرت صلعم کے بعد تمام ممالک اسلامی میں اشاعت اور دعوت اسلام کے لئے پھیل گئے تھے۔ مدینہ منورہ میں حضرت ابنِ عمرؓ حضرت ابوہریرہؓ حضرت ابن عباسؓ حضرت زید بن ثابتؓ کی مستقل درسگاہیں قائم تھیں۔ لیکن درسگاہِ اعظم مسجد نبویؐ کا وہ گوشہ تھا۔ جو زوجہ رسُول کریمؐ کے مقابل تھا۔ لڑکے۔ عورتیں اور جن مردوں سے پردہ نہ تھا حاضر ہوکر مجلس میں بیٹھتے تھے۔ اور دیگر اصحاب حجرہ کے در پر پردہ پڑا رہتا تھا۔ لوگ سوالات کرتے تھے۔ اُن کو جواب ملتا تھا۔ ایک صاحب کچھ پُوچھنا چاہتے تھے۔ لیکن کچھ شرماتے تھے۔ آپؓ نے فرمایا۔ کہ تم اپنی ماں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پوچھ سکتے ہو۔ آپؓ کے شاگردوں کی تعداد دو سو سے کم نہ تھی۔ لیکن پردہ نشین عورتوں کی (۲۴) ہے۔ یہ سب حضرت عائشہؓ کے خزانہ علم کے کلید بردار سمجھے جاتے تھے۔ حلقہ محدثین میں وہ اسی حیثیت سے ممتاز ہیں۔ پھر وہ مدینہ میں فضل و کمال کے تاجدار تھے۔ امام زہری وغیرہ ان کے شاگرد ہیں۔ فنِ سیرت میں امام سمجھے جاتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ کی مرویات اور فقہ وفتاویٰ کا عالم ان سے بڑا کوئی اور نہ تھا۔ عورتوں میں سے بہت سے پہلے عمرہ بنت عبدالرحمٰنؓ کا نام لیا جا سکتا ہے۔ جو حضرت عائشہؓ کی تعلیم و تربیت کی بہتر مثال ہیں۔ محدثین اُن کا نام عظمت سے لیتے ہیں۔ امام بخاریؒ کی روایت کے مطابق وہ ام المومنینؓ کی میر منشی تھیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ابوبکر قاضی مدینہ کے نام شاہی فرمان جاری کیا۔ کہ عمرہؓ کی روائتیں قلمبند کر کے اُن کے پاس بھجوائی جائیں۔ بہرحال علمی حیثیت سے تمام خواتین اسلام میں حضرت عائشہؓ کا درجہ اعلیٰ وارفع ہے۔ احمدی بہنوں کا کام ہے۔ کہ آپ کے کارناموں سے سبق حاصل کریں :

آپؓ کا وصال ۱۷ رمضان ۵۸ھ میں ہوا۔ حضرت ابوہریرہؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بھانجوں اور بھتیجوں نے قبر میں اُتارا۔ اور حسب وصیت جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ مدینہ میں قیامت برپا تھی کہ آج حرم نبوت کی ایک اور شمع بجھ گئی :

اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ آلہ واصحابہ وجمیع ازواجہ وبارک وسلم۔ (خاکسار محمد ابراہیم احمدی مدرس ننکانہ صاحب)

فرائض نماز

میری معزز بہنو! آج میں آپکی خدمت میں نماز پر اپنا مضمون پیش کرتی ہوں۔ اُمید ہے بار خاطر نہ ہوگا۔ اور آپ توجہ سے پڑھیں گی :

اسلام کے پانچ ارکان میں سے نمبر دوم رکن نماز ہے۔ جیسے کہ کوئی شخص کلمہ طیبہ کے پڑھنے سے مسلمان ہوتا ہے۔ ایسے ہی نماز پڑھنے سے مسلمان ثابت ہوتا ہے۔ مسلم و غیر مسلم میں اگر کچھ فرق ہے کچھ امتیاز ہے۔ تو وہ نماز ہی کے پڑھنے سے ہے۔ ورنہ آج کل تمام لوگوں کا ایک ہی لباس ہو رہا ہے اور کچھ پتہ نہیں لگتا۔ کہ مسلمان بیوی کونسی ہے یا عیسائی خاتون کون ہے۔ اور ہندو دیوی کدھر بیٹھی ہیں۔ پہلے تو پھر بھی کچھ لباس میں فرق ہوتا تھا۔ ہندو خواتین ماتھے پر سُرخ ٹیکہ لگایا کرتی تھیں اور مسلمان بیویاں ٹیکوں وغیرہ سے مستثنیٰ تھیں۔ اِس لئے دیکھتے ہی واضح طور پر معلوم ہو جاتا۔ کہ فلاں بیوی مسلمان ہے اور فلاں غیر مسلمان۔ مگر اب وہ فرق بھی اُڑ گیا۔ مسلمان خواتین بھی غیر مسلموں کی دیکھا دیکھی وہی رسُوم اختیار کرنے لگیں۔ جس وقت دونوں قوموں کی خواتین ساڑھی پہنی اور سُرخ ٹیکہ لگائی ہوئی ہوتی ہیں۔ تو سچ کہتی ہوں۔ کہ پھر یہ معلوم کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ مسلمان یا عیسائی یا ہندو پارسی بیوی کونسی ہے۔ ہاں نماز پڑھنے سے معلوم ہو جاتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ کہ فلاں خاتون مسلمان ہے۔ مگر وہ بھی تو ہر کوئی نہیں پڑھتی۔ میرے خیال میں پانچ فیصدی بھی بمشکل نماز پڑھتی ہیں ہوں گی۔ ایسی بیبیاں اس لئے بھی نماز نہیں پڑھتیں۔ کہ وضو کرنے سے چہرے کی آرائش میں فرق آتا ہے۔ اور نماز پڑھنے سے ساڑھی وکپڑوں وغیرہ میں سلوٹ پڑ جاتے ہیں۔ افسوس کہ سنگار کے خیال سے اسلام و ایمان کے خراب ہونیکی کچھ پروا نہیں کرتیں۔ میں لباس پر کوئی اعتراض نہیں کرتی لباس جیسے کسی کی مرضی ہو۔ پہن سکتا ہے۔ مگر شریعت کے اندر رہ کر:۔

میری بہنو! نماز نہایت ہی ضروری ہے۔ اور کسی صورت میں معاف نہیں۔ اگر کوئی غریب ہو تو اسپر زکوٰۃ نہیں۔ اگر بیمار ہو یا کوئی اور ایسی وجہ ہو تو روزوں کا کفارہ دے سکتا ہے۔ غیر مستطیع ہو یا جسکی صحت اس قابل نہ ہو کہ وہ حج کا سفر کر سکے۔ تو حج بھی معاف ہو سکتا ہے۔ مگر کسی طرح نہیں معاف (عورتوں کو بغیر مخصوص بیماریوں کے) تو وہ نماز ہے۔ نماز ہر ایک حالت میں فرض ہے۔ صحابہ کرام عین لڑائی کے وقت بھی نماز پڑھا کرتے تھے۔ قرآن شریف میں نماز کی بہت زیادہ تاکید ہے۔ اللہ تعالیٰ بار بار تاکید پر تاکید فرماتا ہے۔ کہ نماز پڑھو۔ جتنا سخت حکم نماز کے بارے میں مسلمانوں کو دیا گیا ہے۔ شاید ہی کسی اور کے بارے میں ہو۔ قیامت کے روز جبکہ تمام انسان اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے اپنے اپنے اعمال نامے کی باداشت کے انتظار میں ہونگے۔ تو پہلا سوال نماز کے ہی متعلق ہوگا۔ جیساکہ کسی بزرگ کا قول ہے:۔

ع روز محشر کہ جانگداز بود
اوّلیں پرسش نماز بود

قرآن پاک میں آیا ہے۔ کہ جب گنہگار لوگ عذاب میں گرفتار ہونگے۔ تو نیک لوگ اُن سے پوچھیں گے کہ تم کس وجہ سے اس عذاب میں ہو۔ تو وہ نہایت حسرت سے کہیں گے۔ کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔ مَا سَلَکَکُمْ اِلٰی سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ۔ اگر قصداً کوئی ایک نماز بھی قضاء کرے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ من ترک صلوٰۃ متعمداً فقد کفر۔ کیونکہ اس نے جان بوجھکر خداوند کریم کی عدول حکمی کی۔ اگر کسی وجہ سے ایک وقت کی نماز قضا ہو جائے۔ تو تو دوسرے وقت قضاء پڑھنی چاہیئے۔ یہ نہیں کہ نماز قضاء ہو جائے تو بالکل چھوڑ دی۔ اس طرح کرنے سے ہوتے ہوتے دل پر ایک زنگ سا چڑھ جاتا ہے اور نماز کی کوئی قدر دل میں باقی نہیں رہتی۔ اور اسیطرح کرنے سے اخیر میں بہت سے لوگوں نے نماز چھوڑ دی ہے۔

نماز میں بہت سے فائدے ہیں۔ ظاہری و باطنی دینی و دنیاوی۔ روحانی و جسمانی۔ نماز کے لئے جس قدر صفائی کا حکم اسلام میں ہے۔ اور کسی مذہب میں عبادت کے لئے نہیں۔ پہلے نماز کے واسطے ضروری بلکہ فرض ہے کہ بدن پاک ہو۔ کپڑے پاک ہوں۔ باوضو ہو۔ اگر بدن و کپڑے ناپاک ہوں تو نہا کر پاک وصاف کپڑے پہننے چاہئیں۔ ہر ایک نماز کے واسطے وضو کا حکم ہے۔ بغیر وضو کے اگر کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز پڑھے، تو اُس کے لئے سزا ہے۔

نمازی آدمی ہمیشہ صاف ستھرا رہتا ہے۔ تندرست و چُست رہتا ہے۔ جو سچّے دل سے نماز پڑھتا ہے۔ اس کی صورت سے ایک نور ٹپکتا ہے۔ چہرہ رعب دار معلوم ہوتا ہے۔ ہر کوئی اس کی عزّت کرتا ہے۔ لوگوں کا اس پر اعتبار جمتا ہے۔ رُوحانی طور پر ہمیشہ اس کا دل مطمئن رہتا ہے۔ اگر کوئی دُکھ یا صدمہ پہنچا ہو تو حضور قلب سے نماز پڑھنے سو سب درد دکھ جاتا رہتا ہے۔ اور دل کو ایک قسم کی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ سب کچھ خُدا کیطرف سے جانتا ہے۔ ہمیشہ راضی بقضاء رہتا ہے۔ سچّے عبادت گزار کی اکثر دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ سچّی خوابیں آتی ہیں۔ نماز کی مثال آخرت کے لئے ایسی ہی ہے جیسے کوئی ایک ملک سے دُوسرے ملک کو جائے۔ ریل وجہاز وغیرہ کا ٹکٹ ضروری ہوتا ہے۔ اگر کوئی بغیر ٹکٹ کے سفر کرنے لگے۔ اور وہ پکڑا جائے تو آپ خود اس کی شرمندگی اور ڈر کا اندازہ لگائیں۔ اور قانونی سزا جو پائیگا وہ الگ ہے۔ ہسپتالوں۔ شفا خانوں وغیرہ میں مریض جاکر جبتک ڈاکٹر سے تشخیص مرض کراکے نسخہ نہ لے۔ تب تک چاہے کچھ کرے۔ دَوائی نہیں ملتی۔ ایک طالبعلم چاہے کتنے عرصہ تک سکولوں، کالجوں میں اپنی عمر گزارے۔ مگر جب تک یونیورسٹی کی طرف سے ڈگری نہ ملے۔ وہ پاس شدہ خیال نہیں کیا جاتا۔ اور ایک طالب علم جو نصاب تعلیم مقرر ہے اوہ نہ پڑھے۔ اور ادھر ادھر کی کتابیں پڑھے۔ تو کیا وہ امتحان کے وقت پاس ہو جائیگا۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ اس نے تو وہ کتابیں پڑھی ہی نہیں جن کا امتحان لیا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ بالکل فیل ہو جائیگا۔ اور اپنے کئے کی سزا پائے گا۔

سچّی محنت کبھی رائیگان نہیں جاتی۔ جو محض خدا تعالیٰ کے لئے عبادت کرتا ہے۔ اور دکھاوے اور ریاء سے خالی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اسکے شامل ہوتا ہے۔ دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ نماز کے معنی پر اگر کوئی غور کرے تو اسکو معلوم ہو جائیگا۔ کہ نماز خود دُعا ہے۔ کیا ایسا کوئی انسان بھی ہے۔ جو اپنے لئے کبھی دُعا نہیں کرتا۔ اپنی ترقی اور اپنی خوشحالی وراحت کا خواہاں نہیں ہوتا۔ کبھی یہ نہیں چاہتا کہ مَیں بھی کچھ کماؤں۔ آخری دنوں کیواسطے کچھ اثاثہ جمع کروں۔ دنیا میں نام پاؤں۔ کبھی یہ خواہش نہیں کرتا کہ مجھے بھی کوئی بڑا عہدہ ملے۔ بڑے بڑے آدمیوں میں شمار ہونے لگوں۔ نہیں بلکہ ہر ایک فرد بشر دن رات جو فانی دنیا کے کشمکش میں لگا ہُوا ہے اسی لئے ہے کہ تا مَیں بھی کچھ کماؤں۔ اور جمع کروں ایسے وقت کے لئے کہ نہ تو مَیں کمانے کا رہوں۔ اور نہ کوئی کما کر مجھے کھلانے کا رہے۔ یہ جو اولاد کی آرزوئیں ہوتی ہیں۔ اسی لئے کہ میری نسل قائم رہے ضیعفی میں میرے کام آئے۔ اور دُنیا میں ایسا کام کرے۔ جس سے میرا نام روشن ہو۔

لیکن کتنے ہیں۔ جنکی تمام کوششیں اور تمام خواہشیں اور آرزوئیں صرف خدا تعالیٰ کے لئے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جنکی دن رات یہی دُعا ہوتی ہے۔ اِھدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِیم۔ اخیر میں دُعا کرتی ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم احمدی بہنوں کو پوری پوری نماز پڑھنے کی توفیق عطاء فرماوے۔ اور ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ اور اپنے تمام احکام پر عمل کرنیکی ہمت وقوت اپنے فضل وکرم سے عنایت فرمائے۔ آمین (خاکسارہ قانتہ پشاور چھاؤنی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب مبارک کیوں پڑھنی ضروری ہیں؟

جب تک ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب مبارک کا باقاعدہ مطالعہ نہ کریں۔ ہم ہرگز اس بات کے قابل نہیں ہوسکتے۔ کہ آپ کی پاک اور مقدس تعلیم سے کماحقہ واقفیت حاصل کرسکیں۔ یہی ہماری رُوحانی اور ایزادئے ایمان کا باعث ہوسکتی ہیں:

آجکل جیساکہ ہرطرف سے احمدیت پر حملے ہورہے ہیں۔ اور مخالفین احمدیت طرح طرح کے اعتراضات اور الزامات کانشانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیطرف غلط باتیں منسوب کرکے بنارہے ہیں۔ ہم بغیر حضورؑ کی کتب کا مطالعہ کئے کب ان بے بنیاد وبے سروپا الزامات کی بیخکنی کرکے ان کو باطل ٹھہرا سکتے ہیں۔ یہ کتب نہ صرف ہم کو مخالفین کے اعتراضات روکنے کے لئے سدّ سکندری سے بڑھ کر ثابت ہوتی ہیں۔ بلکہ خود ہمارے لئے سب سے بڑھ کر راہنمائی کا کام دیتی ہیں۔ اگر ہم اپنے مقدس نبی اور روحانی باپ کی تعلیم سے کتب کے ذریعہ واقفیت حاصل نہ کریں گے۔ تو ہم اس قابل کہاں ہوسکیں گے۔ کہ اپنے ایمان کو تازہ کریں۔ آپ کی تعلیم سے اگر ہمیں واقفیت ہی نہ ہوگی توکس طرح ہم احمدیت کی تعلیم کو دشمنان اسلام اور مخالفین احمدیت کے سامنے پیش کریں گے۔ جبکہ ہم خود ہی اس سے لاعلم ہوں گے۔ اس طرح ہم خدا تعالیٰ کے گنہگار ٹھہرینگے۔ کیونکہ تبلیغ کرنا ہر مسلمان اور احمدی کا فرض اوّلین ہے:

افسوس کہ بعض میری بہنیں اس معاملہ میں اکثر غفلت برت رہی ہیں۔ جن کی حالت دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے۔ قرآن پاک اور حدیث شریف کے بعد ہمکو چاہیئے۔ کہ حضورؑ کی کتب کا کثرت سے مطالعہ کریں تا خدا تعالیٰ کے حضور سرخروئی حاصل کرسکیں۔ بعض بہنوں کی قابل رحم حالت دیکھکر تو ترس آتا ہے کیونکہ مخالف فریق سے اگر کوئی معمولی سا اعتراض بھی پیش کیاجاتا ہے۔ تو بیچاری منہ دیکھتی رہ جاتی ہیں۔ اور بسااوقات اپنی کم فہمی اور لاعلمی کیوجہ سے خفت اُٹھاتی ہیں۔ یہ مقدس کتابیں خدا تعالیٰ کیطرف سے ہیں۔ اسنے اپنے فرستادہ کے ذریعہ سے ہم تک پہنچائی ہیں۔ تاہم ان سے اپنی عقلوں کو سیراب کریں۔ نیز ہماری روحوں کے لئے یہ غذا ہیں۔ انہیں سے ہماری روحیں تقویت پاتی ہیں۔ اور انہیں سے ہمارے ایمان تازہ ہوتے ہیں۔ اور ہاں انہیں کے مطالعہ سے ہمپر منکشف ہوا۔ کہ حضرت مسیح ناصری جنکے دوبارہ دنیا میں آنے کے مُسلمان اور مسیحی دونوں قائل ہیں فوت ہوچکے ہیں اور ایسے فوت ہوئے ہیں کہ پھر واپس نہیں آئینگے اور یہ کہ مسیح کے نزول سے مراد ایک ایسا شخص ہے۔ جو کہ اُمّت محمدیہ میں سے ہوگا۔ اور عیسےٰ کا مثیل ہوگا۔ اور وہ آپ ہی ہیں (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) یہ آپ کو خدا تعالیٰ نے بذریعہ الہام بتایا۔ آپ مہدی موعود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی ہیں۔ جن کا مُسلمان عرصہ سے انتظار کر رہے تھے۔ اور آپؑ کرشنؑ بھی ہیں۔ جس کے لئے ہندو منتظر تھے۔ سب قوموں کی ہدایت کے لئے خدا تعالیٰ نے آپؑ کو چُن لیا ؛

ایکدفعہ ایک صاحب جو کہ احمدی تھے۔ ان سے کسی غیر احمدی شخص نے سوال کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود نبی ہیں۔ تو اُسنے کہا کہ نہیں وہ نبی تو نہیں ہیں۔ چونکہ اُسے خود اس بات کا علم نہ تھا۔ کہ آپؑ نے کس بات کا دعویٰ کیا ہے۔ اور نہ ہی اُسنے آپؑ کی کتب مقدسہ کا مطالعہ کیا تھا۔ لہذا اُسنے یہ جواب غلط دیا۔ (رسالہ ایک غلطی کا ازالہ) تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں آپؑ نے جوابدیا کہ "مَیں بغیر شریعت لانے کے نبی ہوں۔ اور یہ بات کہ مَیں ہرگز نبی نہیں ہوں غلط ہے۔ مَیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے نبی ہوں" آپؑ نے اسی رسالہ میں ایک شخص پر خفگی کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ "میری کتب کا مطالعہ نہ کرنے کیوجہ سے اس شخص نے غلط جواب دیا ہے" اگر ہم کتب مقدسہ کا مطالعہ نہ کریں۔ تو عُلَمَاءُ هُمْ شَرٌّ مِنْ تَحْتَ اَدِيمِ السَّمَاءِ کے ماتحت ہم بھی ان علماء میں سے ہونے سے بچ نہیں سکتے۔ اور ہاں اگر ایسا موقع پیش آجائے۔ تو بہنوں کو چاہیئے۔ کہ بلاجھجک جواب دیں۔ لیکن افسوس ہے۔ جہانتک مَیں نے دیکھا ہے۔ میری بہنیں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب مبارک کیطرف بہت کم توجہ دیتی ہیں۔ بہت ہی کم ہیں جو

ان سے دلچسپی لے رہی ہیں۔ اور کتب مسیح موعودؑ پڑھنے کے بجائے قصّے کہانیوں کی کتابوں میں لگی رہتی ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے۔ کہ بہنیں اگر کتب مقدسہ کا مطالعہ کریں۔ تو ان میں بھی کئی مزیدار کہانیاں اور دلچسپ واقعات رسُول کریمؐ اور مسیح موعودؑ کے زمانہ مبارک کے پائیں گی۔ کاش میری بہنیں اس بات کو سمجھیں اور سوچیں۔ کہ ہمیں ان کتابوں کے مطالعہ کی کتنی اشد ضرورت ہے۔ ہم ان کی بدولت مخالفین کے اعتراضات کے جواب بخوبی دے سکتی ہیں۔ ہر مشکل کا حل ہمیں اس گنج گرانمایہ سے مل سکتا ہے ؛

رسُول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تیرہ سو (۱۳۰۰) سال کے عرصہ میں مسلمان اسلام کو بالکل چھوڑ بیٹھے تھے۔ دشمنان اسلام کے حملوں سے عاجز آکر سینکڑوں ہزاروں مسلمان عیسائی اور ہندو ہو رہے تھے۔ ہمارے سیّد و مولا۔ ہمارے پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے آکر از سرِ نو اسلام کو تازہ کیا۔ اور دشمنان اسلام کے حملوں کا ایسا دندان شکن جواب دیا۔ کہ ان کو خود حملے کرنے تو درکنار اپنے ادیان کو بچانے کی فکر پڑ گئی۔ ہم بھی اس نبی کی جماعت ہیں۔ ہم میں اتنی لیاقت پیدا ہو جانی چاہیئے۔ کہ اگر مخالف کسی قسم کا اعتراض کریں تو اس کا جواب ایسی طرز پر دیں۔ کہ دشمن ہماری بات کا قائل ہو جائے اور وہ مان جائے۔ کہ واقعی احمدی حق پر اور ہم باطل پر ضلالت کی طرف جا رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب سوال یہ ہے۔ کہ یہ لیاقت کیونکر پیدا ہو سکتی ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب مقدسہ کے مطالعہ سے۔ کتب مقدسہ میں جو پیشگوئیاں خدائے تبارک و تعالیٰ کیطرف سے نازل ہوئی ہیں۔ ان کو غور سے پڑھیں اور جن میں آنیوالے ابتلاؤں کے متعلق خبر دی گئی ہے۔ انکو دیکھنے کے لئے تیار رہیں۔ مخالف لوگ مانتے ہیں۔ کہ جو پیشگوئیاں آپنے فرمائی ہیں۔ وہ لفظ بلفظ پوری ہو رہی ہیں۔ مگر آپؑ کی صداقت پر ایمان نہیں لاتے۔ اور باوجود اس نور کے دیکھنے کے ضلالت کی طرف جا رہے ہیں۔ اے خداوند کریم تو ان کے دلوں کو بغض و کینہ سے صاف کر اور ان کے کانوں کو کھول دے۔ تا یہ بھی روحانی باپؑ کی محبت و شفقت سے لطف اندوز ہو سکیں۔

آخر میں دعا کرتی ہوں۔ کہ اے رب العلمین ہم سب بہنوں کو کتب مقدسہ پڑھنے میں دلچسپی اور ان پر عمل پیرا ہونے کی اور بری باتوں اور مخالفوں کے اعتراضوں سے بچنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

(رشیدہ ناصر بنت چوہدری نصیر الدین صاحب قادیان)

مصباحی بہنوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ سب کی سب مصباح کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش فرمائیں۔ تا اس کا فنڈ کمزور نہ ہو اور اخبار باقاعدہ شائع ہوتا رہے۔

آہ "رشید آپا"

میرے والد ماجد سید عنایت علی شاہ صاحبؓ بفضلہ نمبر ۹ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں۔ جو حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس آف مالیر کوٹلہ کے انچارج اہلکار و خزانچی رہے ہیں ۱۸۸۰ء میں قبول احمدیت سے پہلے وہ نقشبندی طریق کے پیرو ہے۔ شہر لدھیانہ کے مشہور صوفی سادات سے ان کا تعلق تھا۔ حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ السلام پہلے پہل ہمارے ہی گھروں میں تشریف لائے۔ اور محلہ صوفیاں میں اقامت پذیر ہوئے۔ والد صاحب کو جن ابتدائی خدمات سے خدا تعالےٰ نے بہرہ ور فرمایا۔ اسپر ہم اور ہماری نسلیں جسقدر بھی شکر کریں کم ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

والد صاحب کے نکاح میں پہلے دختر سید عباس علی شاہ صاحب آنجہانی تھیں۔ جو مخلص احمدی ہو کر فوت ہوئیں۔ باوجود اپنے والد کے ارتداد کے انہوں نے احمدیت سے تعلق قائم رکھا۔ بعد ازاں میری والدہ ماجدہ فاطمہ بیگم صاحبہ دختر ڈاکٹر مرزا امیر بیگ صاحب مرحوم چیف میڈیکل آفیسر ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب آف چرکھاری علاقہ بندیل کھنڈ سے ان کا عقد ہوا۔ جن سے بفضلہ چار لڑکے اور دو لڑکیاں خدا تعالیٰ نے عطا کیں۔ ایک لڑکا اور لڑکی صغر سنی میں فوت ہو گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلی تمنا تھی کہ ہم کو خدا کوئی رفیق بہن بھی دے۔ چنانچہ از حد دعاؤں کے بعد ۹ مارچ ۱۹۲۰ء کو بمقام ریاست مالیر کوٹلہ خدا تعالیٰ نے ہم کو ایک بہن عطا کی۔ جس کا نام حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مکرمہ نے از راہ شفقت خود "امۃ الرشید" تجویز فرمایا۔ جو بعد ازاں "رشیدہ" کے نام سے مشہور ہوگیا۔ "رشید آپا" مخلص احمدی تھی۔ غریب مزاجی سلیقہ شعاری اور شرم و حیا میں ضرب المثل تھی۔ مڈل کی آخری کلاس میں تعلیم حاصل کر رہی تھی۔ اپنے والد کی خدمتگذار بیٹی۔ رنج و راحت۔ عُسرو یُسر میں ہر طرح صابر و شاکر۔ بھائیوں کی رفیق بہن تھی۔ لجنہ اماء اللہ لدھیانہ کے اجلاس اپنے گھر میں کراتی۔ محلہ کی لڑکیوں کو قرآن مجید خود پڑھاتی رہی۔ مہمان نوازی اور مصیبت زدہ سے ہمدردی اس کی خالص صفت تھی۔ علاوہ ان باتوں کے خواب میں زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو چکی تھی۔ باوجود تعلیم حاصل کرنے کے زمانہ حاضرہ کی زہریلی ہوا اسکے پاس بھی نہ بھٹکی تھی۔ بڑے چھوٹے۔ احمدی۔ غیر احمدی سب میں ہر دلعزیز "رشیدہ آپا" کے نام سے مشہور تھی آٹھ ماہ کی علالت کو جس صبر و تحمل سے اس نے مومنانہ انداز سے برداشت کیا۔ وہ دوست دشمن میں مثال کے طور سے مشہور رہے۔ اور یہ صورت بجز خدا کے فضل کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ غرضیکہ وہ پُر ارمان لڑکی "رحمٰن۔ رحمٰن" کہتی ہوئی ۱۱ر جنوری ۱۹۳۷ء بوقت رات کے اڑھائی بجے حضرت احدیت کے حضور پہنچ گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؎

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

مرحومہ "رشید آپا" کی عمر بروقت رحلت تقریباً ۱۷ برس کی تھی۔ مرحومہ کو جو وصیت بھی کر چکی تھیں لدھیانہ کے مشہور بزرگ خسر حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ یعنی حضرت منشی احمد جان صاحب مرحوم مغفور جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دعویٰ سے بیشتر مخاطب کر کے لکھا تھا ؎

ہم غریبوں کی ہے تمہیں پہ نظر
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

کے پاس دفن کیا گیا۔ اور اس کو مع الصالحین کا امتیاز حاصل ہوا۔ مرحومہ کی صحت کے لئے جن درد انگیز الفاظ میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اعلان دعا کیا۔ اور بزرگان سلسلہ نے الفضل کے اعلانات سے سلسلہ دعا جاری رکھا ہم اس کے بیحد مشکور ہیں۔ خدا تعالیٰ کی مشیت میں یہ سب کی مغفرت کا باعث ہوا۔ وہ باعفت پاک دامن لڑکی تھی۔ جیسی پاک آئی ویسی پاک گئی۔ احمدی غیر احمدی۔ اپنے پرائے حتیٰ کہ دشمن کی زبان پر بھی اس کی نیکی "بخشی ہوئی روح" کے الفاظ جاری ہیں۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس کا خاتمہ بالخیر ہوا۔ گو ہمارے لئے صدمہ جدائی سخت ہے۔ سب احمدی بھائیوں و بہنوں سے مؤدبانہ درخواست دعائے مغفرت کرتا ہوں۔ کہ وہ مرحومہ کے لئے زیادہ سے زیادہ مغفرت کی دعا بھی کریں۔ اور ہم کو خدا اس کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسار شیخ صوفی محمد عبدالرحیم عرفانی عنایت منزل محلہ صوفیاں لدھیانہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوانِ نعمت

۱- کریلوں کی کڑواہٹ دُور کرنے کی ترکیب

کریلوں کو پانی میں ڈالکر خوب مَلکر دہو ڈالو۔ کہ مٹی وغیرہ سے پاک ہوجائیں۔ پھر ان کو تراش لو اور دوبارہ نہ دہوؤ۔ بعد از اں مصالحہ کو اچھی طرح بھُون کر اس میں اُن تراشے ہوئے کریلوں کو ڈالدو۔ اور پکنے دو۔ دو باتوں کا خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے۔ ایک تو یہ کہ کریلوں کو دہو کر چھیلنے کی ضرورت نہیں۔ دوسرے یہ کہ ایک مرتبہ سالم کریلے کو دھو لینے کے بعد تراش کر دوبارہ نہ دہوؤ۔ اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ صرف مصالحہ کے اندر کریلوں کو پکالو اور پانی نہ ڈالو۔ اس طرح سے کریلوں میں کڑواہٹ نام کو بھی نہ رہیگی ؛

۲ سفید رنگ کا قیمہ

بکری کے گوشت کا صاف پارچہ لیکر قیمہ بنائیں۔ اور چونہ کے پانی سے اسکو اچھی طرح دہو ڈالیں۔ پھر ایک سیر پختہ دہوئے ہوئے قیمہ میں مندرجہ ذیل مصالحہ پیس لیں۔ پیاز ڈھائی تولہ۔ لہسن دو تولہ۔ کشنیز خشک دو تولہ۔ مرچ سفید (دکھنی مرچ) ایک تولہ خشخاش سفید ایک تولہ مغز بادام شیریں مقشر ایک تولہ اور حسب ضرورت دودھ پانی کے بجائے ڈالکر پکائیں۔ اور نمک بقدر حاجت ڈالیں۔ جب دُودھ خشک ہوجائے اور قیمہ گلجائے تو تین چھٹانک یا زیادہ خالص گھی ڈالکر خوب بھُونیں۔ بعدہٗ کھاتے وقت گرم مصالحہ ڈالیں ؛

۳ چقندر کا اچار

پہلے چقندر کو پانی میں خوب جوش دیں۔ اور پھر چھیل کر تراش لیں۔ اسکے بعد دانہ دار شکر کو سرکہ میں ڈالکر شیرہ تیار کریں۔ اور چقندر کے ٹکڑوں کو اس میں ڈالدیں۔ جب خوب پک جائیں تو اُتار لیں۔ نہایت خوش رنگ اور میٹھا اچار تیار ہے ؛

(باقی آئندہ) احقر الف۔ رحیم (شیخ) لاہور۔

سر کے بالوں کو بڑھانے کیلئے

۱- بالوں کو ہمیشہ سرسوں یا ماش کی دال سے دہوئیں ؛
۲- صابن چاہے کیسا ہی عمدہ کیوں نہ ہو کبھی استعمال نہ کریں ؛
۳- دہونیکے بعد بالوں کو جھاڑیں نہیں کیونکہ اس سے بالوں کی نوکیں پھٹ جاتی ہیں۔ دونوں ہاتھوں پر تولیہ ڈال کر آہستہ آہستہ بالوں کو مسل مسل کر خشک کر لیں ؛
۴- خشک کرنیکے بعد فوراً گھو پرے یا خالص سرسوں کا تیل استعمال میں لائیں ؛ ۵- تیل کو ایسی طرز پر لگائیں کہ ایک ایک بال کو بخوبی لگ جائے ؛ ۶- بالوں کی نوکیں تیل سے تر رکھیں ؛ ۷- گیلے گیلے بالوں میں تیل لگانیکے بعد کنگھی آہستہ آہستہ کریں کہ کوئی بال نہ اُترے اور نہ ٹوٹنے پائے۔ کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جلدی جلدی کنگھی کرنیسے بالوں کی نوکیں ٹوٹ جاتی ہیں اور بال بڑھنے سے رہ جاتے ہیں ؛ ۸- جب بال سُوکھ جائیں تو پھر یہ دیکھیں کہ کہیں کوئی بال تیل کے بغیر تو نہیں۔ اگر ہو تو دوبارہ تیل لگائیں ؛ ۹- پھر بالوں میں آہستہ آہستہ کنگھی کرکے بنالیں۔ اور موباف ایسی طرز پر ڈالیں کہ پوری ایک بالشت بال اسمیں آجائیں۔ اس طرح نوکیں ٹوٹنے سے محفوظ ہوجاتی ہیں ؛ ۱۰- ہر روز بالوں کی نوکوں کو تیل لگائیں ؛
۱۱- جب رات کو سونے لگیں تو پھر ایک دفعہ کنگھی کریں لیکن ۴

۴ بالکل صاف بال کرکے سر کو سفید رومال سے لپیٹ لیں کیونکہ کروٹیں بدلنے میں بال اِدھر کے اُدھر اور اُدھر کے اِدھر آجاتے ہیں اور آپس میں گرہ جیسی بندھ جاتی ہیں جو کہ بعد میں کھلتی نہیں۔ اور انکو سوائے توڑنے کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا ؛ ۱۲- پھر صبح کو اُٹھکر آہستہ سے کنگھی کرکے بال بنالیں لیکن موباف جبتک لمبے نہ ہوجائیں ۴۴

۴۴ مندرجہ بالا طریقے سے ڈالتے رہیں ؛ جس بہن کے بالکل چھوٹے بال ہونگے۔ اور وہ انکے بڑھنے سے مایوس ہو چکی ہونگی انکے بال بھی انشاء اللہ ایک سال میں کافی لمبے ہوجائینگے۔ (امۃ السلام اختر قادیان)

شذرات

خلیفہ متوکل عباسی کی ایک کنیز نہایت خوبصورت تھی اور وہ اس سے محبت کرتا تھا۔ ایکدن حمام سے نکلی تو کچھ سستی معلوم ہوئی دونوں ہاتھ اُوپر اٹھائے اور خوب تنکر انگڑائی لی تو پھر ہاتھ نیچے نہ گرا سکی۔ خلیفہ کے حکم سے فوراً طبیب جمع ہو گئے۔ بہت کوشش کیگئی لیکن کنیز کے ہاتھ اکڑے ہی رہے۔ آخر کوفہ سے معلم بن صاعد نامی ایک مشہور طبیب کو بلایا گیا۔ ابن صاعد نے کنیز کی حالت دیکھی تو کچھ خلیفہ سے کہا۔ اچھی ہو جائیگی مگر اس شرط سے کہ اسکو بالکل برہنہ کر دیا جائیگا۔ خلیفہ یہ سنکر بہت خفا ہوا۔ مگر پھر پوچھا کہ اگر اسطرح بھی اچھی نہ ہوئی تو۔ ابن صاعد نے کہا تو میری گردن مار دینا۔ خلیفہ کو مجبوراً یہ شرط منظور کرنی پڑی۔ کنیز ایک کمرہ میں بالکل برہنہ کر دی گئی اور دفعتہً اسکے سامنے ابن صاعد کے شاگرد کو بھیجدیا گیا جس کے مُنہ پر لمبی ڈاڑھی تھی۔ کنیز نے اجنبی مرد کو آتے دیکھا۔ تو شرم سے بیچین ہو گئی اور خون نے جوش مارا۔ جھٹ اپنے کپڑوں کیطرف دوڑی اور انہیں اٹھاکر پہننے لگی۔ اب اس کے ہاتھ ٹھیک ہو چکے تھے۔ ابن صاعد نے اپنے شاگرد کو بلا لیا۔ خلیفہ نے اسکی لمبی ڈاڑھی دیکھی تو بہت تعجب سے پُوچھا۔ کہ اتنی عمر میں بھی طبیب نہ بن سکا؟ ابن صاعد نے خلیفہ کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ بلکہ آگے بڑھکر شاگرد کے مُنہ پر ہاتھ مارا۔ تو ڈاڑھی الگ ہو گئی۔ خلیفہ نے دیکھا۔ کہ اس کے سامنے مرد نہیں ہے۔ بلکہ ایک عورت مردانے کپڑے پہنے کھڑی ہے ؀

ایک جاپانی نوجوان مسٹر وٹنابے شہر کی بلدیہ کا امیدوار رکنیت تھا۔ لیکن اسکے پاس زر ضمانت تک موجود نہ تھا۔ ضمانت کی رقم مبلغ ۷۰ این حاصل کرنے کیلئے اس نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ اپنی نوجوان اور جمیل رفیقہ حیات کو ایک دولتمند مالک سرائے پاس بیچ دیا۔ اتفاق سے وہ انتخاب میں کامیاب ہو گیا چونکہ وہ لیبر پارٹی کا لیڈر اور سوشل مارس جماعت کا سکرٹری ہے۔ اسلئے اس کی پارٹی کے ارکان نے ۷۰ این جمع کر کے اسکے حوالے کئے تاکہ وہ اپنی بیوی کو چھڑا لائے۔ لیکن جب مسٹر وٹنا مالک سرائے کے پاس گیا۔ تو اُس نے واپس کرنے سے انکار کر دیا تاہم بیوی کی واپسی کا مطالبہ زور شور سے جاری ہے ؀

کہتے ہیں کہ مسٹر وٹنا کو اپنی اس حیا سوز حرکت پر ذرہ بھر ندامت محسوس نہیں ہوئی۔ اور نہ وہ اس امر کو معیوب خیال کرتا ہے۔ سچ ہے جو انسان ڈھیٹھ ہو کر اپنی بیوی تک کو بیچ چکا ہو۔ اسکو شرم یا غیرت سے کیا واسطہ؀

لندن کے ہسپتال میں ایک سات سالہ لڑکا زیر علاج ہے۔ اس کے مرض کی نوعیت عجیب وغریب ہے۔ وہ روز دُبلا ہوتا جا رہا ہے۔ اور اس کی ناک اپنی شکل تبدیل کر کے بالکل مرغ کی چونچ کی مشابہ ہو گئی ہے۔ نیز جب وہ چلتا پھرتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کوئی جانور پھدک رہا ہے۔ وہ اکثر اپنے بازوؤں کو ہوا میں اس طرح متحرک کرتا ہے جیسے کوئی پرندہ ہوا میں اپنے پروں کو پھڑپھڑاتا ہو؀

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹروں نے اس کے لئے تجویز کیا ہے کہ وہ چپ چاپ پڑا رہے اور اپنے جسم کو بالکل حرکت نہ دے۔

ایک ایجاد کا چرچا سارے اٹلی میں ہو رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پروفیسر بیٹھے ہوئے بہت سے لوگوں کو بالکل غیر مرئی بنا سکتا ہے۔ ایکس رے اور اس شعاع میں فرق صرف یہ ہے کہ اس مشین کی شعاعیں پڑنے پر گوشت اور ہڈیاں نظر نہیں آتیں۔ دیگر بیجان چیزیں مثلاً کرسیاں جن پر انسان بیٹھے ہوں نظر آتی رہتی ہیں۔ جن لوگوں پر یہ شعاع استعمال کی گئی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ انہیں کسی قسم کا بھی خوشگوار یا ناخوشگوار اثر محسوس نہیں ہوتا۔ اور وہ بلا تکلیف بعد میں نظر آنے لگتے ہیں۔

تازہ ولایتی ڈاک سے جو اخبار یہاں موصول ہوئے ہیں اُنمیں ایک فرنگی لڑکی کی یہ ایک عجیب بیماری پائی گئی ہے کہ وہ رفتہ رفتہ پتھر بن رہی ہے۔ چنانچہ اس کے اعضا جو اول اول انسانوں کیطرح گوشت اور پوست سے بنے ہوئے تھے۔ اب سنگین صورت اختیار کر رہے ہیں۔ گویا بالکل پتھر ہی پتھر ہیں۔ چنانچہ ایک ہاتھ تو بالکل ہی سوکھ گیا ہے اور دوسرا ابھی عنقریب پتھر بنجانیوالا ہے۔

۱۔ بچوں کو خاص کر جن کی عمر پانچ سال سے کم ہو کسی بیمار کے پاس جسکو خسرہ نکلا ہوا ہو۔ یا جسے بخار ہو۔ اور آنکھوں اور ناک سے پانی بہتا ہو۔ گلا خراب ہو۔ اور چھینکیں آتی ہوں۔ ہرگز نہ جانے دینا چاہیئے۔

۲۔ خسرہ کے بیمار کو یا تو وبائی امراض کے ہسپتال میں بھیجدینا چاہیئے۔ یا اپنے ہی گھر میں ایک صاف ستھرے کمرے میں علیحدہ رکھنا چاہیئے۔ دُوسرے بچوں کو اُس کمرے میں ہرگز نہ جانے دینا چاہیئے۔

۳۔ ہر ایک شہری کا فرض ہے۔ کہ خسرہ کی واردات ہو جانے کی اطلاع میونسپل کمیٹی کے محکمہ حفظانِ صحت کو فوراً دے۔ تاکہ اُس کے انسداد کی تدابیر عمل میں لائی جائیں۔

۴۔ بیمار کے اچھا ہو جانے یا مرنے پر مکان بستره۔ کپڑے و دیگر اشیاء کو جو بیمار کیساتھ چھوگئی ہوں محکمہ حفظان صحت کو اطلاع دیکر ڈس انفیکٹ کروالینا چاہیئے۔

۵۔ چونکہ یہ بیماری مریض کے تھوک یا ناک اور آنکھوں کے پانی سے پھیلتی ہے۔ اسلیئے ہاتھوں اور اُن چیزوں کو جنپر مریض کا تھوک یا آنکھ۔ ناک کا (مواد) پانی لگ جائے۔ فینائل سے اچھی طرح دھو لینا چاہیئے۔ خاصکر کاغذ یا کپڑے کے ٹکڑوں کو جو منہ۔ آنکھ اور ناک کے صفا کرنے کے لئے استعمال کیئے گئے ہوں۔ فوراً جلا دینا چاہیئے۔

۶۔ بیمار کو اُسکے کپڑوں وغیرہ کو چھوکر ہاتھوں کو فوراً گرم پانی صابون اور فینائل لوشن سے اچھی طرح دھو لینا چاہیئے۔

۷۔ جس گھر میں بیمار پڑا ہو۔ اسمیں رہنے والے بچوں کو جبتک بیمار اچھا نہ ہو جائے سکول میں ہرگز نہیں جانے دینا چاہیئے۔

میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ

ہمارا سورج

سُورج زمین سے ۹۲۸۳۳۰۰۰ میل یعنی ۹¼ کروڑ میل دور ہے۔ اگر ہم ریل گاڑی کے ذریعہ جو میل ٹرین کیطرح بغیر کہیں رکنے کے ۶۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے برابر چلتی رہے تو بشرطیکہ ہم راستہ میں ہی بھسم نہ ہو جائیں ۱۷۵ سال میں سورج تک پہنچ سکینگے۔ اگر تیسرے درجہ کا آنے جانے کا ½ ۱ پائی فی میل کے حساب سے بھی لگایا جائے تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس سفر پر سوا سات لاکھ روپیہ خرچ آئیگا۔ تو ذرا اس بات کا اندازہ لگائیں۔ کہ آپکو ۹½ کروڑ تک گننے میں کتنا وقت لگیگا۔ اگر آپ بہت ہی تیز رفتاری سے گننے لگیں تو شائد ایک منٹ میں ۲۰۰ تک گن پائیں گے۔ لیکن اس رفتار سے بغیر کھانا کھانے یا سونے یا کوئی اور کام کرتے ہوئے آپکو لگاتار گنتے جانیسے ۹½ کروڑ تک گننے میں ۱۱ مہینے لگیں گے۔ اگر ایک آدمی اپنی خواہش کے مطابق اپنے ہاتھ کو فوراً اتنا بڑھا سکتا ہے۔ کہ وہ سورج کو چھو لے اور اس طرح چھونے سے جب اس کا ہاتھ جل جائیگا۔ تو اس جل جانے کی خبر اُسکے دماغ تک پہنچنے میں ۱۶۰ برس لگیں گے۔ آواز کی رفتار فی سیکنڈ ۱۱۰۰ فٹ ہے۔ اگر یہ اسی رفتار سے چلے تو سورج میں سخت دھڑاکا ہونیکی خبر دنیا پر ۱۴ برس بعد سنائی دیگی۔ روشنی کی رفتار ایک سیکنڈ میں ۱۸۶۰۰۰ میل ہے۔ باوجود اتنی تیز رفتاری کے سورج کی روشنی کو زمین تک پہنچنے میں آٹھ منٹ لگجاتے ہیں۔ سورج کا قطر ۸۶۴۰۰۰ میل ہے۔ حالانکہ زمین کا صرف ۷۹۲۰ میل کے قریب ہے۔

طلاق پر پابندی

پہلے روس میں طلاق کا یہ قاعدہ تھا۔ کہ صرف ایک درخواست لکھ کر بھیجدی جاتی تھی۔ جسکو حاکم منظور کر لیتا تھا۔ لیکن اب نئے قانون کے مطابق طلاق صرف اس صورت میں منظور کیجاتی ہے۔ کہ فریقین میں سے ایک کو کوئی موروثی مرض ہو اور دوسرے کی جان خطرے میں پڑنے کا احتمال ہو۔ اگر بیوی کے اولاد ہو۔ اور میاں اسے کسی معقول وجہ کی بنا پر طلاق دینا چاہے۔ تو وہ بیوی بچوں کی پرورش اور گزارے کیلئے معقول رقم بطور نان و نفقہ دینے پر مجبور ہوگا۔

پہلے ایک فریق حاکم کے سامنے درخواست پیش کر کے طلاق کی منظوری لے لیا کرتا تھا۔ لیکن اب جبتک فریقین عدالت میں پیش نہ ہونگے طلاق کی درخواست پر غور نہیں کیا جائیگا۔ پہلے طلاق پر صرف تین روبل یعنی تقریباً ایک روپیہ گیارہ آنے خرچ آتے تھے۔ لیکن اب پہلی دفعہ کی درخواست طلاق پر پچاس روبل یعنی اٹھائیس روپے خرچ ہوتے ہیں۔

جاپانیوں کے احکام عشرہ

جاپان کے سارے ابتدائی مدارس میں بچوں کو ذیل کے احکام ازبر کرائے جاتے ہیں۔ اور انہیں دس امور پر بچوں کی آئیندہ زندگی کو منحصر رکھا جاتا ہے:۔

۱۔ اپنے شہنشاہ کے وفادار رہو۔ اور ان کا احترام کرو۔

۲۔ اپنے والدین کی فرمانبرداری کرو۔ اور اُنکی محبت کے مقابلہ میں اپنی سعادتمندی پیش کرو۔

۳۔ اپنے بھائیوں اور بہنوں سے محبّت رکھو۔ اُن سے ہل جُل کر گذارو۔

۴۔ شر پر غالب آنیکا ارادہ رکھو۔ غربار کی مدارات کرو۔ دشمنوں سے بھی اخلاقِ حسنہ کے ساتھ پیش آؤ۔

۵۔ علم کسی طرح حاصل کرو تاکہ ضلالت سے بچو۔

۶۔ ماضی سے سبق سیکھو۔ حال کو سمجھو۔ مستقبل کیلئے عمل کرو۔

۷۔ مظلوموں اور ستم رسیدوں کی پُوری قوت کے ساتھ امداد کرو۔

۸۔ معدے کے ذریعہ سے جسم میں امراض در آتے ہیں لہذا کھانے پینے اور کلام میں احتیاط کرو۔

۹۔ اپنے ادبی موقف کے حافظ بنو اور ہمیشہ آگے بڑھنے کا ارادہ رکھو۔

۱۰۔ اپنے گھر اور خاندان کا احترام کرو۔ اور اپنے اسلاف سے لئے ہوئے اصول کو ہاتھ سے مت جانے دو۔

لندن سے مس مارگیری کلارک

فیسٹرین رجسٹرڈ

کے متعلق تحریر فرماتی ہیں :" جناب من میں نے فیسٹرین کے استعمال سے ایسے "کیلوں" کو دُور کیا ہے۔ جو ویکسین کے علاج سے بھی دُور نہ ہو سکے تھے۔" (ترجمہ انگریزی چٹھی)

دیکھئے اہل مغرب بھی "فیسٹرین" کی تعریف کرتے ہیں ، کیونکہ یہ واقعی کیلوں ، چھائیوں ، دھبوں ، بدصورتی ، پھنسیوں ، چہرے اور جلد کی تمام بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار

نوٹ:۔ اہل قادیان ڈاکٹر فیض علی احسان علی میڈیکل ہال اور سلطان برادرس جنرل مرچنٹس سے خرید فرماویں :

فیسٹرین سنو

دن کے سنگار اور محافظت حسن کیلئے خوشبودار فیسٹرین سنو سے بڑھکر کوئی سنو نہیں۔ یہ جلد کو ملائم کرتی ہے خوبصورتی کو بڑھاتی ہے جلن کو دور کرتی ہے۔ فیسٹرین رجسٹرڈ کیساتھ اسکا استعمال از حد مفید ہو۔ قیمت آٹھ آنے (۸؍)

محصولڈاک بذمہ خریدار :

فیسٹرین آٹو

یہ رُوح پرور۔ جانفزا ، فرحت بخش عطر ہماری تازہ ایجاد ہے۔ قیمت چھوٹا سائز آٹھ آنے (۸؍) بڑا سائز ایک روپیہ (عسہ)

عورتوں کی تندرستی کی محافظ

UTRONE

یوٹرون رجسٹرڈ Rg.d

طبقہ نسواں کی خاص بیماریوں کا واحد علاج ہے۔ یہ ایام ماہواری کی خرابیوں کو مثلاً کمی خون حیض ، زیادتی حیض ، بندش حیض ، حیض کا درد یا تکلیف سے آنا ، سیلان رطوبت ، ہسٹیریا یا بادگولہ ، دردسر ، دردکمر ، دردپیڑو وغیرہ کا شرطیہ علاج ہے :

یوٹرون رجسٹرڈ مستورات کیلئے بہترین مقوی ٹانک ہے۔ اور بے اولاد بیبیوں کو با اولاد کرنیں اکسیر سے کم نہیں۔ خوراک قلیل۔ ذائقہ شیریں :

قیمت دو روپیہ (عا۲)

محصولڈاک بذمہ خریدار :

ملنے کا پتہ۔ فیسٹرین فارمیسی مقام مکتسر ضلع فیروزپور پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوشنما پلنگ پوش کی بیل

بیل

امۃ السلام اختر دینیات کلاس قادیان

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شایع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah